أحكام صدقة الفطر

من أحاديث سيد البشر

شیخ الحدیث ابو الحسنات علی محمد سعیدی رحمہ اللہ
(المتوفی: 1987ء)

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی وتقدیم فضیلۃ الشیخ ابو حمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی حفظہ اللہ
تخریج وتعلیق حافظ عمار بن ظہیر سعیدی

مکتبہ سعیدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

احکام صدقۃ الفطر

مِنْ أحادیثِ سیّدِ البشرِ

شیخ الحدیث ابو الحسنات علی محمد سعیدی رحمہ اللہ
(المتوفی:1987ء)

نظر ثانی و تقدیم فضیلۃ الشیخ ابو حمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی حفظہ اللہ
تخریج و تعلیق حافظ عمار بن ظہیر سعیدی

مکتبہ سعیدیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

أحكام صدقة الفطر

من أحاديث سيد البشر

شیخ الحدیث ابو الحسنات علی محمد سعیدی رحمہ اللہ

نظرثانی وتقدیم ______ فضیلۃ الشیخ ابو حمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی حفظہ اللہ
تخریج وتعلیق ______ حافظ عمار بن ظہیر سعیدی
اشاعت اول ______ جون 1950ء
اشاعت دوم ______ مئی 2020ء

ملنے کا پتہ

مکتبہ سعیدیہ
امین ٹاؤن کالونی نمبر 3 خانیوال
0333-6226994/0333-6215594

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوّلین گفتار

ایک عرصہ سے اس بات کی کمی محسوس کی جا رہی تھی کہ دادا جان شیخ الحدیث ابو الحسنات علی محمد سعیدی رحمہ اللہ کی تصانیف کو از سر نو تحقیق و تخریج اور تہذیب و تسہیل کے ساتھ شائع کیا جائے۔ اس سے قبل ان کی تصنیف ''صحیح نماز محمدی اور مسنون دعائیں'' چچا جان مولانا خبیب احمد علی محمد سعیدی حفظہ اللہ کی تخریج و تہذیب مع اضافہ جات شائع کی جا چکی ہے۔

زیر نظر کتابچہ "احکام صدقة الفطر من احادیث سید البشر" اسی سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔ یہ دادا مرحوم کی قیام پاکستان کے بعد اوّلین کاوش ہے۔ جس میں صدقۃ الفطر کے اغراض، فرضیت، نصاب، مصارف اور خاص طور پر شرعی صاع و مد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند پر سیر حاصل گفت گو کی گئی ہے۔

اس کتابچہ کی تخریج و تعلیق کے دوران حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ عبارت کو نہ بدلا جائے لیکن پھر بھی فضیلۃ الشیخ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی حفظہ اللہ کے مشورہ سے بعض مقامات پر متروک الفاظ کی جگہ رائج الفاظ کی ترمیم کی گئی اور اس میں بھی از حد ممکن کوشش کی گئی کہ مولانا مرحوم کا موقف بدلنے پائے اور نہ ہی ان کا اسلوب متاثر ہو۔ اسی طرح مشکل الفاظ کی سلیس بھی بریکٹ میں لکھ دی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ میری اولین کاوش ہے، اپنی کم مائیگی اور کم علمی کے باوجود کتاب چہ کے ساتھ ہر ممکن امانت برتنے کی بساط بھر کوشش کی گئی ہے۔ تاہم جہاں کہیں کوئی غلطی محسوس ہو از راہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ اپنی اصلاح کے ساتھ آئندہ اس کی درستی کر دی جائے۔

ناسپاسی ہوگی کہ میں اپنے والد گرامی قدر حافظ ظہیر احمد السعیدی طال اللّٰہ عمرھم کا ذکر نہ کروں، جن کی تعلیم و تربیت کی بہ دولت یہ چند سطور لکھنے کے قابل ہوا اور اسی طرح فضیلۃ الشیخ ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی ﷾ کا شکریہ ادا نہ کرنا احسان فراموشی ہوگی کہ انہوں نے اپنی گراں قدر مصروفیت سے وقت نکال کر نہ صرف نظر ثانی کی بل کہ مناسب مقامات پر ترمیم و تہذیب کا مشورہ دیا اور ساتھ ہی مقدمہ بھی لکھ کر دیا۔ جزاھم اللّٰہ خیرا

حافظ عمار بن ظہیر سعیدی

متعلّم جامعہ اسلامیہ عالمیہ اسلام آباد

26 اپریل 2020ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالحسنات علی محمد سعیدی رحمہ اللہ ایک بلند پایہ اور راسخ العلم محدث، عالی قدر عالم دین، بہترین خطیب و مصنف، تجربہ کار مدرس اور باصلاحیت استاذ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گوناں گوں اوصاف اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنی حیات مستعار میں علوم اسلامیہ کی نشرواشاعت کے حوالے سے تصنیفی میدان میں بھی اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے۔ آپ کی تحریری خدمات کے حوالے سے پیش نظر کتابچہ بنام "احکام صدقة الفطر من احادیث سیدالبشر" بھی ہے۔ اس سے آپ کی علمی رفعت اور وسعت مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ کے تحقیقی ذوق کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ اس رسالے میں مندرج آیات و احادیث اور دیگر علمی مواد کی تخریج و تعلیق کی خدمت مؤلف مرحوم کے حفید عزیز مکرم حافظ عمار السعیدی بن الشیخ الحافظ ظہیر احمد السعیدی حفظہما اللہ نے سرانجام دی ہے۔ یہ ان کی اولیں تحقیقی کاوش ہے جس میں وہ کافی حد تک کامیاب رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی صلاحیتوں میں برکت فرمائے اور انہیں مزید علمی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالی قدر قارئین اس رسالے کے ذریعے صدقۃ الفطر کے احکام و مسائل سے واقفیت حاصل کریں گے۔ اللہ کریم اس رسالے کو مؤلف، معلق اور ناشر سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

کتبہ

ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

دارالسعادہ اندرون قلعہ، منکیرہ ضلع بھکر

پوسٹ کوڈ: 30060

03006431693، 03338903125

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

بندہ حقیر نے مولانا کی اس تحریر کو از اول تا اخیر بنظر غور دیکھا، آپ کی تحقیق اور تدقیق مسند قدر کو اس پر بہت عجیب پایا، بالخصوص ٹوپہ (مد) کی سند صحابہ تک قابل دید شے ہے۔

عاشقین سنت کو صدقۃ الفطر ادا کرتے وقت اسی تحریر کو دیکھنا ضروری ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن پٹوی رحمہ اللہ

(المتوفی: 05/02/1979ء)

(سابق) خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث بلاک نمبر 11 خانیوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

سب تعریف اس واحد لاشریک کو ہے جو سارے جہان کا خالق و مالک ہے، جس نے ساری مخلوقات سے انسان کو ممتاز کیا، جن اور انس کو اپنی عبادت کے لیے خاص کیا اور اپنے احکام عائد کیے جو کہ اپنے اپنے وقت پر ادا کیے جاتے ہیں۔

چناں چہ ان ہی فرائض میں سے رمضان المبارک کی ادائیگی کے بعد صدقہ فطر بھی ہے جس کو قبل از عید ادا کرنا فرض اور واجب ہے، جس کی تفصیل آئندہ اوراق میں آئے گی۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

ابو الحسنات علی محمد سعیدی صدروی (رحمہ اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقہ فطر فرض ہے

جاننا چاہیے کہ صدقہ فطر از رُوئے آیت کریمہ اور احادیث صحیحہ فرض عین ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾ (الاعلیٰ : 14)

''بلاشبہ فلاح پائی، اُس نے جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔''

کیوں کہ یہاں ''تَزَكّٰى'' سے مراد از رُوئے حدیثِ مرفوع صدقہ فطر کا ادا کرنا ہے [1] اور یہ آیت صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل تفسیر ابن کثیر، فتح البیان و معالم وغیرہ میں موجود ہے [2] اور اکثر سلف کا یہی

---

[1] مؤلف رحمہ اللہ کا یہاں جس حدیث مرفوع کی طرف اشارہ ہے وہ سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ان آیات کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''أُنْزِلَتْ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ'' یہ صدقہ فطر کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ (صحیح ابن خزیمہ :2420، السنن الکبری للبیهقی : 268/4، مسند البزار : 313/8)، لیکن اس کی سند کثیر بن عبداللہ کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد للهیثمی : 80/3، السلسلة الضعیفة للالبانی : 1138)

[2] تفسیر ابن کثیر : 381/8، فتح البیان : 192/15 وغیرہ، البتہ اس آیت کا سببِ نزول، صدقہ فطر ہونے کے متعلق کوئی بھی صحیح روایت ثابت نہیں ہے۔ (فتح الباری لابن حجر : 262/7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلک ہے۔ ❶

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ایک اعرابی کے قصہ میں صرف فرائض ادا کرنے والے کے حق میں بھی فلاح کا بیان ہے اور صدقہ فطر ادا کرنے والے کے حق میں بھی "اَفْلَحَ" یعنی فلاح پائی فرمایا، تو معلوم ہوا کہ صدقہ فطر بھی فرض ہے۔ ❷ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَفَطِّنِ.

احادیث صحیحہ میں سے ایک یہ حدیث بھی ہے جو صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع تمر (کھجور، چھوہارا)، ایک صاع جَو یا ان کے علاوہ کھانے کی چیزوں سے صدقہ فطر فرض قرار دیا جس کا ادا کرنا ہر غلام و آزاد مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

ہر مسلمان غلام و آزاد مرد اور عورت، لڑکے اور جوان پر ادا کرنا فرض ہے۔ ❸ جن کی تفصیل آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ

صدقہ فطر ادا کرنا کس وقت فرض ہوتا ہے؟

اس میں اہل علم کا اختلاف ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کے اس بارے میں دو

---

❶ یہ رائے سیدنا ابوسعید الخدری، ابن عمر، واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم اور ابوالعالیہ تابعی، محمد بن سیرین، عطاء بن ابی رباح، عمر بن عبد العزیز، ابراہیم النخعی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔ (الدر المنثور للسیوطی: 485/8، 486)

❷ (صحیح البخاری: 46، صحیح مسلم: 11) امام ابن منذر رحمہ اللہ نے صدقہ فطر کی فرضیت پر اجماع نقل کیا ہے۔ (الاجماع: 106، الاشراف علی مذاھب العلماء: 61/3)

❸ صحیح البخاری: 1503، صحیح مسلم: 984.

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قول ہیں:

1:...... رمضان المبارک کی آخری تاریخ کی شام سے لے کر نماز عید سے پہلے پہلے ادا کرنا واجب ہے۔

2:...... رمضان کی آخری شام اور عید کی صبح کے درمیان واجب ہوتا ہے، پس جو بچہ رمضان گزرنے کے بعد سورج غروب ہونے کے بعد پیدا ہوا اور عید کی صبح فوت ہوگیا تو اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ سے بھی دو اقوال مروی ہیں۔ جب کہ احناف کے نزدیک عید کے دن طلوعِ فجر کے بعد واجب ہوتا ہے۔ (نووی) [1]

صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟

"ہر مسلمان آزاد اور غلام بالغ اور نا بالغ مرد اور عورت، بڑے اور چھوٹے غنی و فقیر پر فرض ہے۔" [2]

صدقہ فطر میں صاحب نصاب ہونا شرط نہیں:

صدقہ فطر کی عام احادیث میں امیر اور غریب کی کوئی تفصیل نہیں، بل کہ دارقطنی اور احمد کی روایت میں فقیر کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہونے کی بھی تصریح

---

1. شرح صحيح مسلم للنووى : 58/7، نیز مالکیہ کے قول کے لیے دیکھیں: (شرح مختصر خليل للخرشى:228/2) اور احناف کے قول کے لیے دیکھیں: (فتح القدير لابن الهمام : 297/2)

2. صحيح البخارى : 1503، صحيح مسلم : 984.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئی ہے۔ ❶

اسی طرح فتاویٰ نذیریہ میں لکھا ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا کی بنا پر استطاعت شرط ہے، صاحب نصاب ہونا شرط نہیں۔ ❷

صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت

صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت نماز سے پہلے ہے، اگر نماز کے بعد دے گا تو صدقہ فطر ادا نہ ہوگا، بل کہ عام صدقات میں شمار ہوگا۔ ❸

صدقہ فطر کی قضا نہیں اور یہ قاعدہ حُکمیہ بھی نہیں کہ جو فرض عین ہے، اس کی قضا لازم ہے، یہ قاعدہ محض بے دلیل ہے، جیسا کہ اصول میں موجود ہے۔

صدقہ فطر جمع کرنے کی غرض سے دو یا چار دن پہلے ادا کرنا بھی جائز ہے۔ ❹

---

❶ یہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ مسند احمد :277/2، سنن الدارقطنی : 2110، السنن الکبری للبیہقی : 276/4؛ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ موقوفاً صحیح ہے۔ (مجمع الزوائد :80/3)

❷ فتاویٰ نذیریہ : 112/2 طبع مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور۔

❸ سنن ابو داؤد : 1609، سنن ابن ماجہ : 1827، اس حدیث کو امام حاکم (مستدرك علی الصحیحین: 568/1) اور ابن القطان (636/10) نے صحیح اور امام نووی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ (المجموع شرح المهذب: 126/6)

❹ صدقہ فطر کو عید سے ایک، دو دن قبل ادا کیا جا سکتا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید سے ایک دو دن پہلے، جب صدقہ فطر جمع کرنے والا بیٹھ جاتا تو اسے جمع کرا دیتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ :2397 وسندہ صحیح، مزید دیکھیے : صحیح البخاری : 1511، مؤطا مالك : 285/1 ⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرباء اور فقراء میں تقسیم کرنے کی غرض سے جائز نہیں اور نہ اس پر کوئی دلیل موجود ہے۔

تحفۃ الاحوذی اور فتح الباری میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ ❶

صدقہ فطر کو ایک جگہ جمع کرنا سنت ہے:

بخاری شریف ❷ وغیرہ کی مشہور حدیث میں صدقہ فطر پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تین شب نگران ہونا اور شیطان کو تین شب میں پکڑ کر چھوڑ دینا اس بات کا پورا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ مقدس میں صدقہ فطر چند دن پہلے جمع کیا جاتا تھا۔ ❸

صدقہ فطر کی غرض وغایت

رمضان شریف کے روزوں میں کسی قسم کا قصور (کمی کوتاہی)، جو بے ہودہ

⇐⇐ وغیرہ) یہی موقف امام شافعی (فتح الباری : 376/3، معرفة السنن والآثار للبیهقی :204/6)، امام بیہقی (السنن الکبری : 187/4)، امام بغوی (شرح السنه : 76/6)، علامہ شوکانی (السیل الجرار : 268) اور اسی طرح امام ابوحنیفہ اور محمد بن حسن شیبانی رحمہم اللہ (موطا مالک بروایۃ محمد : 344) کا بھی ہے۔ بل کہ بعض علماء نے اس کے جواز پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔ (المغنی لابن قدامه : 90/3،السیل الجرار :268 طبع دار ابن حزم)

❶ تحفة الاحوذی : 285/3، فتح الباری : 376/3 نیز دیکھیے: مرعاة المفاتیح : 208/6

❷ صحیح البخاری : 2311.

❸ تحفة الاحوذي : 3/ 385، فتح الباری : 3/ 277.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام اور کھیل وغیرہ میں مشغول رہنے سے ہو گیا ہو، صدقہ فطر ان تمام نقصانوں کو رفع دفع کر دیتا ہے اور مساکین کے لیے عید کے دن ان کی روزی میں فراخی ہو جاتی ہے۔ ❶

صدقہ فطر کے مصارف

1: صدقہ فطر کا مصرف صحیح العقیدہ مسکین مسلمان ہے۔

2: اپنے گاؤں (علاقہ) کا صحیح العقیدہ مسلمان دوسرے گاؤں کے صحیح العقیدہ سے زیادہ حق دار ہے۔

3: دوسرے گاؤں کا مسکین بصفاتِ مذکورہ افضل ہے، اپنے گاؤں کے مسکین سے جو متصف بصفات مذکورہ (صحیح العقیدہ) نہ ہو۔

اسی طرح صدقہ فطر میں مسکین کی مُنفعت کو خیال کر لے، اگر مسکین کو غلہ میں فائدہ ہے تو غلہ دینا افضل ہے، اگر نقد اس کے حق میں مفید ہے تو نقد افضل ہے۔ (فتاویٰ غزنویہ) ❷

لیکن امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا تا کہ روزہ داروں کے لیے لغو اور بے ہودہ اقوال و افعال کے گناہوں سے پاکیزگی ہو جائے اور مسکینوں کے کھانے کا انتظام ہو۔ (سنن ابو داؤد: 1609، سنن ابن ماجہ: 1827: اس حدیث کو امام حاکم (مستدرك على الصحيحين: 568/1) اور ابن القطان (636/10) نے صحیح اور امام نووی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ (المجموع شرح المهذب: 126/6)

❷ فتاویٰ غزنویہ: 122/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"امام ابوحنیفہ"[1] کے سوا عام فقہاء غلہ کی بجائے قیمت دینا جائز نہیں سمجھتے۔"[2]

صدقہ فطر کن چیزوں سے ادا کیا جائے؟

علماء کرام کے اس بارے میں کئی قول ہیں:

1:...... صدقہ فطر منصوص اشیاء سے دینا چاہیے، جن کا ذکر احادیث میں ہے، یعنی کھجور، جَو، قرط، منقیٰ[3] (کشمش)، گیہوں (گندم) وغیرہ۔ ان اشیاء سے ایک صاع اور دیگر غلوں سے اس قدر دینا چاہیے کہ وہ منصوص غلوں کے ایک صاع کی قیمت کے برابر ہو۔ احناف کا یہی مذہب ہے۔ (کتب فقہ)[4] جب کہ اہل

---

1 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے لیے دیکھیے: سنن الدارقطنی : 2122 وسندہ حسن

2 شرح صحیح مسلم للنووی :7/60-61، سیدنا عمر بن عبدالعزیز (مصنف ابن ابی شیبہ : 398/2 وسندہ صحیح)، امام بخاری (باب العرض فی الزکاۃ)، امام یحییٰ بن معین (التاریخ بروایۃ الدوری : 2326)، امام ابن زنجویہ (الاموال : 1269/3)، امام ابن تیمیہ (مجموع الفتاویٰ : 82/25)، امام شوکانی (نیل الاوطار : 181/4) اور علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (مرعاۃ المفاتیح : 203/6) وغیرہ کا رجحان اس طرف ہے کہ بہ وقت ضرورت غلہ کی بہ جائے قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔

3 یہ ایک قسم کی ترکاری ہے۔ عربی میں کراث بھی کہا جاتا ہے۔ فارسی میں گندنا، پنجابی میں پوگاٹ اور انگریزی میں لیک ان کہتے ہیں۔ شکل وصورت میں لہسن اور پیاز کی مشابہت کی وجہ سے پیازی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ پیاز کی طرح کا ہوتا ہے۔ اس کے پتے لہسن کی طرح کے ہوتے ہیں جو بہ طور خوراک استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ قدیم مصر میں کھایا جاتا تھا۔ بائبلی علماء کے مطابق اس کا بائبل میں بھی ذکر ہے۔

4 ردالمختار علی الدر المختار : 365/2، البنایہ شرح ھدایہ : 498/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحدیث کے ہاں ہر چیز کا ایک صاع دینا لازم ہے۔

2:...... جو چیز عام طور پر اس شہر کی خوراک ہے، اس میں سے ایک صاع شرعی دیا جائے، مگر قُوت (خوراک) کو ان چیزوں میں خاص کیا ہے۔ گیہوں، جَو، کا بکی جَو، کھجور، قرط، سوگی یعنی منقیٰ، کنگنی،[1] چینا[2] اور چاول کے علاوہ کسی دوسری چیز سے صدقہ فطر جائز نہیں، مالکیہ کا مشہور مذہب یہی ہے۔

3:...... حنابلہ نے گیہوں، جَو، کھجور، سوگی اور قرط کو صدقہ فطر میں خاص کیا ہے، ان کی موجودگی میں دیگر اشیاء سے صدقہ فطر ادا کرنا جائز نہیں اور ان کے بدلہ میں قیمت بھی جائز نہیں۔ ان اشیاء کی عدم موجودگی میں قائم مقام دانوں اور میووں سے جو قُوت بن سکے صدقہ فطر دینا جائز ہے۔

4:......جس غلہ میں عشر واجب ہے، اس سے صدقہ فطر دینا جائز ہے، جیسا

---

[1] بنگالی میں کون دانا، سنسکرت میں کنگو، ہندی، پنجابی میں کنگنی، گجراتی اور میراٹھی میں اسے کنگ کہتے ہیں۔ یہ خشک علاقوں کی فصل ہے۔ پودے کی چوٹی پر گندم کی طرح دانوں سے بھری بالی لگتی ہے۔ انڈیا اور چائنہ میں تقریباً نو ہزار قبل مسیح سے لوگ اسے بہ طور خوراک استعمال کرتے آئے ہیں۔ اسے غریب لوگوں کی خوراک بھی کہا جاتا ہے۔ اب بھی اس کو انڈیا، چائنہ، جنوبی ایشیا اور یورپ کے کئی علاقوں میں اگایا اور کھایا جاتا ہے۔

[2] کنگنی کی فیملی سے ہے۔ بنگالی، ہندی، پنجابی میں چینا، گجراتی میں چینو، میراٹھی میں وری اور نیپالی میں ڈودھ، انگریزی میں پروسوملٹ، ریڈ ملٹ اور کامن ملٹ وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے۔ دس ہزار سال قبل مسیح سے چائنہ میں کاشت ہوتا ہے۔ کم پانی میں ساٹھ دن میں بیج پیدا کر دیتا ہے۔ چائنہ، انڈیا، نیپال، روس، آرمینیا، ترکی اور وسطی ایشیا وغیرہ میں نصف ملین ایکڑ پر اس کی کاشت ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ چاول، چینا اور کنگنی وغیرہ۔

چاول اگر دینے ہوں تو افضل یہ ہے کہ پوست (چھلکا) اتارے ہوئے چاول دیں۔ اگر دھان (چھلکا سمیت) دے دیں تو بھی کفایت کرے گا، جیسا کہ کھجور بمع گٹھلی دی جاتی ہے۔ اور احقر (امام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ) کے فہم میں بھی یہی قول راجح ہے۔ ❶

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ مسلک شوافع کا ہے۔ ❷

اس چوتھے موقف کی تائید مندرجہ ذیل حدیث سے ہوتی ہے، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طعام، جَو، کھجور، گندم اور خشک انگور سے ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔"❸

طعام کا عموم اس قول کے راجح ہونے کی دلیل ہے۔

نیز دارقطنی وغیرہ میں دودھ ❹ اور ....

❶ فتاویٰ غزنویہ : 202/1.

❷ شرح مسلم للنووی : 61/7.

❸ صحیح البخاری : 1506، صحیح مسلم : 985.

❹ سنن الدارقطنی : 2115، الکامل لابن عدی : 121/7، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں، اور اہل الحدیث ایسی روایت کو قابلِ حجت نہیں سمجھتے۔ (الخلافیات :4/444) اس کی سند میں "الفضل ابن مختار" ضعیف و متروک ہے۔ (التلخیص الحبیر لابن حجر :401/2، الدرایہ فی تخریج الھدایہ لابن حجر : 272/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹے ❶ وغیرہ کا بھی ذکر آیا ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار

صحیح احادیث کی رُو سے ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع کسی بھی جنس سے دینا چاہیے، خواہ گندم ہو یا دیگر اشیائے مذکورہ۔ چناں چہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں طعام، جَو، کھجور، گندم اور خشک انگور سے ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔''❷

❶ سنن الدارقطنی : 2099 ، نیز دیکھیے : سنن ابو داؤد : 1618، سنن النسائی : 2514، اس کی سند حسن ہے، البتہ اس میں آٹے کا ذکر شاذ ہے۔ جیسا کہ امام ابوداود رحمہ اللہ (1618) اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبری: 288/4) وغیرہ کا موقف ہے۔ دیکھیے: ارواء الغلیل للالبانی (338/3)، سنن الدارقطنی (2091)، صحیح ابن خزیمہ (2415) اور السنن الکبری للبیہقی (283/4) کی ایک دوسری روایت میں بھی آٹے کا ذکر آیا ہے۔ لیکن وہ روایت بھی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، امام احمد (العلل بروایۃ ابنہ :1123)، امام علی بن المدینی (العلل : 75) امام شعبہ (العلل لابن المدینی : 76)، امام یحییٰ بن معین (التاریخ بروایۃ الدوری : 3960) اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبری : 9/ 568، الخلافیات: 439/4) کے نزدیک ابن سیرین رحمہ اللہ کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں۔ اسی وجہ سے امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اس روایت کو منکر کہا ہے۔ (علل الحدیث لابن ابی حاتم :601/2، التلخیص الحبیر لابن حجر :402/2)

❷ صحیح البخاری : 1506،صحیح مسلم : 985.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور گندم کے نصف صاع کی احادیث بھی آئی ہیں، لیکن سب کی سب ضعیف ہیں۔ [1]

صاحب تحفۃ الاحوذی کا کہنا ہے کہ میرے نزدیک گندم کا ایک پورا صاع دینے میں احتیاط ہے۔ [2]

نواب نور الحسن صدیق خان رحمہ اللہ "عرف الجادی" میں دونوں جانب گئے ہیں، دلائل بیان کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

> "أحوط (زیادہ بہتر) یہ ہے کہ غنی اور امیر گندم کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرے۔ فقیر اور محتاج گیہوں سے نصف صاع دے تو جائز ہے۔" [3]

---

[1] امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: گندم کے نصف صاع کے متعلق روایات مروی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ (السنن الکبری: 294/6، الخلافیات: 420/4-449) علامہ عبد الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نصف صاع کا موقف اختیار کرنے والوں نے کچھ احادیث سے استدلال کیا ہے، جو ساری کی ساری ضعیف ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی: 281/3) البتہ گندم کے نصف صاع دینے کا موقف سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (شرح مشکل الآثار: 39/9 وسندہ حسن)، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (صحیح مسلم: 985)، سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ (مصنف ابن ابی شیبہ: 397/2 وسندہ صحیح) اور دیگر تابعین و ائمہ کا ہے۔ دیکھیے: مصنف ابن ابی شیبہ، الاموال لابن زنجویہ وغیرہ۔

[2] تحفۃ الاحوذی: 280/3.

[3] عرف الجادی من جنان ھدی الھادی از نواب سید نور الحسن خان بن نواب سید صدیق حسن خان: 76، مطبع شاہ جہان، نواب سید صدیق حسن رحمہ اللہ کے موقف کی تفصیل کے لیے دیکھیے: الروضۃ الندیہ: 215/1، 217.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعی صاع کا اندازہ

شرعی صاع ائمہ ثلاثہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور جمہور علماء کے نزدیک $5\frac{1}{3}$ رِطل ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک آٹھ رِطل حجازی کا ہے، پہلے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول تھا، پھر اس (قول) سے انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔

عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح الوقایہ ❶ میں ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ جس وقت مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور صاع کی تحقیق کی تو اپنے شیخ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) کے قول سے امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔

مُد شرعی جو کہ صاع کا چوتھا حصہ ہے، آئمہ ثلاثہ، ابو یوسف رحمہ اللہ اور جمہور اہلِ علم کے نزدیک $1\frac{1}{3}$ رِطل ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک دو رِطل کا مُد ہے۔ فتح الباری ❷ میں ہے کہ مُد وہ برتن ہے کہ جس میں $1\frac{1}{3}$ رِطل بغدادی سما جائے۔ جمہور کا یہی قول ہے، بعض احناف کے سوا ان کے نزدیک دو رِطل کا مُد ہے۔ قاموس میں لکھا ہے کہ صاع چار مُد کا ہے اور ہر مُد $1\frac{1}{3}$ رطل کا ہے۔ داؤدی نے کہا ہے کہ اس کا معیار درمیانے آدمی کے چار لپ (چُلّو) ہیں،

❶ عمدة الرعايه على شرح الوقاية : 231/1 درسی نسخہ ، 484/2 طبع دارالكتب العلميه بيروت.

❷ فتح الباری لابن حجر : 304/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں اختلاف نہیں ہے۔ کیوں کہ صاع نبوی ﷺ ہر جگہ میسر نہیں ہوتا۔

صاحب قاموس ❶ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو آزمایا تو صحیح پایا، یعنی صاع نبوی ﷺ کے موافق پایا۔ گیہوں کے چار لپ (چلّو) کے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ $3\frac{1}{8}$ سیر انگریزی ہوتے ہیں اور مذہب جمہور کے موافق ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک آٹھ رِطل کا صاع ہے، سیر پختہ سے اَسّی روپے کا سیر مراد ہے۔ حساب مذکور سے رِطل کا وزن اکتیس روپے چودہ آنے ہوتا ہے۔ ان مسائل میں جمہور کا قول راجح ہے۔ ❷

صاع کی مقدار اڑھائی سیر اور اڑھائی چھٹانک انگریزی وزن کے حساب سے اور بعض نے صرف اڑھائی سیر بیان کیا ہے۔

مسک الختام شرح بلوغ المرام ❸ میں ہے:

"گندم کے ایک صاع کا وزن دو سیر ساڑھے چار چھٹانک ہے اور احتیاطاً جَو چار سیر دینا چاہیے۔"

اصل صدقہ فطر میں کیل یعنی پیمانہ تانبے کا ہے۔ اور وزن کے مقدار کی ضرورت حفظ احکام کے اظہار کے لیے ہے اور مقدار وزن میں کچھ قدرے

---

❶ القاموس المحیط لفیروز آبادی : 739.

❷ فتاویٰ غزنویہ : 204.

❸ مسک الختام شرح بلوغ المرام از نواب سید صدیق حسن خان رحمہ اللہ: 486/1، فارسی ، مطبع نظامی کان پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ہے اور حقیقت میں صاع کا ضبط اَرطال وغیرہ کے ساتھ ہے بھی مشکل، اس لیے کہ پیمانہ نبوی ﷺ عہدِ مقدس کا جو مشہور و معروف تھا، ہر جگہ دستیاب ہونا دشوار ہے۔ اندازہ اور قدر (مقدار) اس کا وزن کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے مختلف اجناس کی وجہ سے وزن میں کمی بیشی ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے وزن کی مقدار میں علماء کا اختلاف ہوا۔

مُدِ نبوی ﷺ

مُدِ نبوی ﷺ جو شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب محدث پرتاب گڑھی دہلوی رحمہ اللہ کی سند سے ہندوستان، پاکستان اور دیگر بلاد وغیرہ میں علماء کے پاس موجود ہے۔ جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک مسلسل پہنچتی ہے، اس کو اس قدر رواج دینا چاہیے کہ یہ ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہو۔

ایک تو اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ دوسرا اس کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ مُدِ حجازی اور صاع حجازی کے استعمال سے کوئی گھر بھی رسول اللہ ﷺ کی دعا سے محروم نہ رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ہے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا"❶

"اللہ! ہمارے مُد اور ہمارے صاع میں برکت فرما۔"

صدقہ فطر بھی اسی مُد سے زمانہ اقدس میں دیا جاتا تھا، اس کو مُد حجازی کہتے

❶ صحیح مسلم: 1374.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، مُد عراقی مرجوح ہے۔

مُد کی سند

یہ سند ہم نے 1358ھ میں شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب محدث پرتاپ گڑھی دہلوی رحمہ اللہ سے حاصل کی تھی اور اس کے ساتھ وہ مُد بھی حاصل کیا تھا، اب اس سند کو طبع کیا گیا ہے اور وہ والے مُد بھی تیار کروائے گئے ہیں۔

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت کے مطابق صدقہ فطر ادا کرنے والے حضرات مُد بنوانے کی کوشش کریں اور مُد کو اپنے گھر رکھ کر نبی علیہ السلام کی دعا سے سرشار ہوں۔

مُد کی سند جس کا ترجمہ یہ ہے:

''میں نے اپنے مُد کو مولانا احمد اللہ صاحب محدث دہلوی سے برابر کیا ، انہوں نے مولوی محمود صاحب بھوپالی کے مُد سے برابر کیا اور انہوں نے مولوی محمد ایوب صاحب قاضی بھوپال کے مُد سے برابر کیا اور انہوں نے اپنے مُد کو جناب مولوی مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کے مُد سے برابر کیا اور ان کا مُد مولانا رفیع الدین صاحب کے مُد سے اور ان کا مُد حافظ محمد حیات کے مُد سے اور ان کا ابوالحسن بن محمد صادق کے مُد سے اور ان کا ابوالحسن بن ابی سعید کے مُد سے اور ان کا ابویعقوب کے مُد سے اور ان کا حسین بن یحییٰ کے مُد سے اور ان کا ابراہیم بن عبدالرحمان کے مُد سے اور ان کا منصور بن یوسف کے مُد سے اور ان کا احمد بن علی کے مُد سے اور ان کا احمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حنبل کے مد سے اور ان کا خالد بن اسماعیل کے مد سے اور ان کا ابراہیم بن شنطیر اور ابوجعفر بن میمون کے مدوں سے اور ان کا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مد سے برابر ہے۔ قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالَى أَرْوَاحَهُمْ وَرَحِمَنَا وَإِيَّاهُمْ

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ

حررہ ابوالحسنات علی محمد (سعیدی رحمہ اللہ)

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

شیخ الحدیث ابو الحسنات علی محمد سعیدی رحمہ اللہ

کی دیگر تصانیف

- فتاویٰ علمائے حدیث (14 جلدیں)
- تطیین العمارۃ لاحکام الاشارۃ (عربی)
- احکام محرم الحرام
- مسائل الضحیہ
- اسلامی تعلیمات
- مسلک اہل حدیث پر ایک نظر
- صحیح نماز محمدی اور مسنون دعائیں
- قربانی کے جانوروں کی عمروں پر تحقیقی مقالہ

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161

مکتبہ سعیدیہ

امین ٹاؤن کالونی نمبر 3 خانیوال

0333-6226994/0333-6215594